انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اول — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ـــــــ سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ـــــــ ایک ہزار

ناشر ـــــــ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ـــــــ دین محمدی پریس لاہور

کتابت ـــــــ غلام سرور قادری رضوی

قیمت ـــــــ سفید کاغذ ۱۴ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ◆

امّا بعد: یہ کتاب مستطاب جامع الفتاویٰ جیسا کہ نام ہی سے واضح ہے چند کتب فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ جس میں گرانقدر مسائل فقہ کو نہایت مدلل طریق سے بیان کرنے کے علاوہ مذہب برحق اہلسنت وجماعت کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔ جامع الفتاویٰ کا انتخاب اہلسنت وجماعت کے جن نامی گرامی علمائے کرام کی کتبِ افتاء سے کیا گیا ہے ان میں اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ کا اسم مبارک سرفہرست ہے۔ آپ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ عرب وعجم کے اہل علم کو آپ کے علمی تبحر کا نہ صرف اعتراف ہے بلکہ اکثر مقتدر ہستیوں نے آپ کو اس صدی کا مجدد برحق تسلیم کیا ہے۔ نبی اکرم سرورِ انبیاء علیہ السلام کی محبت میں سرشار ہوکر لکھنا آپ کا واحد نصب العین ہے۔ اور آپ تمام اہل اسلام کا رشتہ عشق رسول سے وابستہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تقاضاتِ حبِ رسول کو کیفیات جذب و شوق اور عالم فریفتگی ووارفتگی سے ہم آغوش دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے کسی بزرگ نے آپ کے متعلق فرمایا ہے ؎

گم رضائش در رضائے مصطفٰے
زاں سبب شد نام او احمد رضا

ایک ہزار کے قریب ضخیم کتابیں اور رسائل آپ کی درخشاں تصنیفات ہیں جو کہ تقریباً پچاس قسم کے علوم وفنون پر حاوی ہیں۔ جن میں فتاویٰ رضویہ بھی ایک قابل قدر شہکار ہے۔ آپ چودہ برس کی عمر میں مسند افتاء پر رونق افروز ہوئے اور تقریباً چون سال تک فتویٰ نویسی کی قابل قدر خدمات انجام دیتے رہے۔ اور آپ کا مقام فقہ اسقدر بلند ہے جسکا اندازہ مندرجہ ذیل سطور کو پڑھنے کے بعد بخوبی لگایا جاسکتا ہے جو کہ حضرت مولانا مفتی اعجاز ولی رضوی نے اپنے مقالہ "رضا کا مقام فقہ" میں رقم فرمائیں ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰحضرت سے ایک معاصر صاحبِ فتویٰ سے پوچھا گیا "مسجد کی دیوار سے تیمم جائز ہے یا نہیں" انہوں نے غیر مدلل وغیر مفصل جواب تحریر کیا کہ "تیمم دیوار مسجد سے کو نے کو بعض کتب فقہ میں مکروہ لکھا ہے" فقط۔ یہی سوال حضرت فقیہ اعظم بریلوی سے ہوا اور مجیب اول کا جواب بھی سامنے آیا۔ یہ جواب اسکے فتاوے میں چھپ چکا تھا۔ جواب کے لئے قلم اٹھا اور بطور تمہید ارشاد فرمایا۔

"تحریر مذکور صواب سے بیگانہ .... مذہب حنفی میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ نہ کسی کتاب معتمد سے اسکی کراہت متبین۔ نہ ایسی نقل مجہول کسی طرح قابل قبول ...... بلکہ کتب معتمدہ سے اسکا بطلان روشن جس سے گر نہ بیند بروز پرہ دہ براشگن"

اس مختصر تمہید کے بعد جواب تحریر فرمایا ـــــ تیرہ معتمد کتب وفتاویٰ سے مسئلہ کو واضح فرماتے ہوئے مجیب کے لفظ "بعض کتب فقہ میں مکروہ لکھا ہے" اس کے متعلق تحریر فرمایا کہ مجیب کو شاید یہ شبہ ہوا کہ دیوار مسجد وقف ہے اور وقف پر تصرف ناجائز کہ مسجد کی دیوار جس غرض کے لئے بنائی گئی اس میں تیمم داخل نہیں۔ لہذا دیوار مسجد سے تیمم مکروہ ـــــ ارشاد فرمایا ـــــ "یہ دیوار میں کوئی تصرف نہ کہلائیگا ورنہ مکروہ نہیں حرام ہوتا نہ صرف دیوار مسجد بلکہ دیوار ہر وقت بلکہ دیوار تیمم بلکہ ہر نابالغ بلکہ بے اذن مالک ہر دیوار مملوک سے تیمم کرنا بلکہ اس پر ہاتھ لگانا یا انگلی سے چھونا یا دیوار مسجد سے پیٹھ لگانا سب حرام ہوتا اور اسکا قائل نہ ہوگا مگر سخت جاہل" اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی سند حدیث گیارہ واسطوں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک اور سند فقہ تینتیس واسطوں سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی ہے

کو یقین آجائے۔ متی کی انجیل ب ۴ ا سے ۹ تک ملاحظہ فرمائیں۔ وہو ہذا۔ یسوع روح کے وسیلے بیابان میں لایا گیا تاکہ شیطان اس سے آزمایا جائے اور جب دن اور چالیس رات کا روزہ رکھ چکا آخر بھوکا ہوا تب آزمائش کرنے والے نے اسکے پاس آکر کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ یہ پتھر روٹی بن جائے اس نے جواب میں کہا کہ آدمی صرف روٹی سے نہیں بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے جیتا ہے۔ اب شیطان اسکو مقدس شہر میں لے گیا اور ہیکل کے کنگورے پر کھڑا کرکے اس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے وہ تیرے لئے اپنے فرشتوں کو حکم کرے گا اور وہ تجھ کو ہاتھوں ہاتھ اٹھالیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے۔ یسوع نے اس سے کہا یہ بھی لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما۔ پھر شیطان اسکو ایک اونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی ساری بادشاہتیں اور انکی ساری شان و شوکتیں اسے دکھائیں اور اس سے کہا اگر تو مجھ کو سجدہ تو یہ سب کچھ تجھے دوں گا۔ یسوع نے اس سے کہا کہ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خدا کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ نہ کرنا الخ۔ ناظرین ذرا انصاف فرمائیں کہ کون شخص بیابان میں آزمایا گیا اور کون شخص شیطان کا کہا مان کر اسکے ساتھ شہر مقدس اور پہاڑوں میں پھرتا رہا۔ کیا یہ خدا کے بیٹے کا کام ہے؟ کہ شیطان کے ساتھ ہمراہ ہو کر بیابان اور پہاڑوں پر سیر کرتا۔ ہرگز نہیں پس معلوم ہوا کہ وہ ایک اللہ تعالٰی کا بندہ تھا جو کہ آزمائش کے لئے بیابان میں بھیجا گیا تھا اور اگر کوئی عیسائی صاحبان کے پاس اس بات کا ثبوت ہے تو جواب دیں۔

اور جو عیسائی صاحبان نے یہ کہا ہے کہ تمہارے پیغمبر[1] یعنی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کتابوں میں کہیں نام و نشان نہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ ان کا کہنا بالکل غلط ہے دیکھو استثنا موسیٰ کی کتاب توریت جلد ۵ ب ۱۸ ۱۵ سے ۱۸ آ تک۔ میرے مکرم ڈاکٹر ناصر الدین صاحب نے اپنے رسالہ لاجواب میں دندان شکن جواب اس بات کا دیدیا ہے اور فقیر بھی اس مقام پر چند سطور بحوالہ تحریر کر دیتا ہے۔ وہو ہذا: وَيَظُنُّ كُلُّ شَخْصٍ اِنِّيْ صُلِبْتُ لٰكِنَّ هٰذِهِ الْاِهَانَةَ وَالْاِسْتِهْزَاءَ تبكيان الى ان يجيء محمد رسول الله فاذا جاء في الدنيا ينبئه كل من هو على هذه الغلط وترفع هذه الشبهة من قلوب الناس الخ یعنی نقل کیا ہے صاحب توضیح نے انجیل برناس ترجمہ قرآن سیبل پادری مطبوعہ ۱۸۵۰ء مقدمہ سے ترجمہ، گمان کرے گا ہر شخص کہ میں سولی دیا گیا ہوں یہ اہانت اور مسخرہ پن باقی رہیگا یہاں تک کہ آئیگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس جب آئیگا دنیا میں خبردار کرے گا اسی کو جو کوئی غلط پر ہوگا اور اٹھا دیگا یہ شبہ لوگوں کے دلوں سے الخ اور یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶ مطبوعہ ۱۶۷۱ء میں بایں طور مذکور ہے انا اطلب من الاب فيعطيكم فارقليط (ترجمہ) میں مانگوں گا اپنے باپ سے پس دے[1] تمکو فارقلیط۔ اور کتاب

[1] یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

استثنا کی کتاب یعنی کتاب موسیٰ جلد ۵ صفحہ مذکورہ پر بایں طور ہے۔ خداوند تیرا خداوند تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اسکی طرف کان دھریو ہیں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالوں گا الخ۔ پس اب عیسائی صاحبان اس آیۃ شریفہ سے ذرا غور فرمائیں کہ یہ جو فرمایا ہے کہ تیری مانند یعنی موسیٰ کی مانند اب وہ کون شخص موسیٰ کی مانند ہوا حضرت مسیح ہے یا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی بعد چالیس سال کے لئے نبوت ملی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بعد چالیس کے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بیوی اور بچے تھے اور آپکے بھی اہل و عیال تھے اور موسیٰ علیہ السلام نے بھی پاسبانی کی اور آپنے بھی کی اور موسیٰ علیہ السلام کو نبوت اور بادشاہی ملی اور آپ کی ذات با برکات کو بھی نبوت اور بادشاہی ملی۔ اور موسیٰ علیہ السلام کے والدین تھے اور آپ کی ذات کے بھی والدین تھے۔ اور علاوہ اسکے یہ جو فرمایا کہ تیرے بھائیوں میں سے۔ تو اسوقت بنی اسرائیل کے بھائی کون تھے بنی اسماعیل علیہ السلام تھے یا کوئی اور جواب دو۔ غرضیکہ اس آیت شریفہ سے تمام مشابہت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے من کل وجوہ پائی جاتی ہے نہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی کیونکہ نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بادشاہی ملی اور نہ اولاد اور نہ بیوی اور نہ کوئی معین مکان اور نہ چالیس سال کے بعد نبوت ملی اور نہ بھیڑوں کی پاسبانی کی اور نہ ہی ان کا کوئی باپ تھا اگر ہے تو ذرا عیسائی صاحبان ان کا باپ ہی تو دکھائیں۔ اور موسیٰ کی مانند ہونا مسیح علیہ السلام کا من کل وجوہ ثابت کریں۔ اگر نہ کرسکیں تو ان عقائد باطلہ سے توبہ کریں اور سچے دل سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں اور تمام نبیوں کو برحق مانیں۔ فقط والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ؂

بحث فرقہ میرزائی

سوال:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے پر اجماع امت کا ہے یا نہیں؟ جواب دو اجر ملے گا؟

جواب:۔ بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و اجماع مفسرین اسپر شاہد ہے۔ وہو ہذا۔ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ یعنی نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا گیا ہے اور نہ سولی دیا گیا ہے۔ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ۔ بلکہ اسمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی طرف زندہ ہی اٹھا لیا ہے پس اس آیت سے اظہر من الشمس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ہی اٹھایا گیا ہے۔ کیونکہ فعل قتل اور صلیب کا جسم عنصری پر ہوا کرتا ہے۔ مندرجہ پر پس جسکو قتل اور صلیب سے بچایا گیا ہے۔ اسکو اٹھایا گیا ہے۔